عالم اسلام

جناب الحاج اقبال احمد خان عثمان

جرمن میں دس ہزار عورتوں
اور
صومالیہ میں امریکی فوجیوں کی کثیر تعداد مشرف بہ اسلام

یہاں بون یونیورسٹی کے ایک جرمن پروفیسر روڈلف شنجر نے جو آج کل قاہرہ دورہ پر آئے ہوئے ہیں یہ اعتراف کیا ہے کہ گذشتہ دس ماہ کے دوران دس ہزار (۱۰۰۰۰) جرمن عورتوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے نہ صرف اسلام قبول کیا ہے بلکہ اخوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نامی ایک تنظیم کی بنیاد بھی ڈالدی ہے۔ یہ تنظیم جہاں غیر مسلموں میں اسلام کا تعارف کرانے اسلام کو اس کی صحیح شکل میں پیش کرنے، اس پر لگائے گئے اتہامات کا جواب دینے، اور اس کے سلسلہ میں پھیلائی گئی بدگمانیوں کو دور کرنے کا کام انجام دے رہی ہیں وہیں دوسری طرف جرمن نومسلمات میں اسلام کی جڑوں کو گہرا کرنے۔ عقیدہ توحید کو ان کے دلوں میں پیوست کرنے اسلام کی بنیادی تعلیمات سے ان کو واقف کرانے کی ذمہ داری بھی ادا کر رہی ہیں، چنانچہ اس تنظیم کی طرف سے ہفتہ واری اجتماعات کا انعقاد ہوتا ہے ایک ہفتہ واری اخبار نکلتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ درس قرآن اور درس حدیث کا بھی نظم کیا جاتا ہے۔

جرمن سے نکلنے والے ایک کثیر الاشاعت اخبار "دیر شپیگل" نے اپنے تین تازہ شماروں میں تین قسطوں پر مبنی "جرمنی میں اسلام" کے عنوان سے ایک تحقیقی مضمون شائع کیا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ گذشتہ چند ماہ کے دوران آٹھ ہزار جرمن عورتیں اسلام قبول کر چکی ہیں۔ اتنی مختصر مدت میں اتنی بڑی تعداد کے مشرف بہ اسلام ہونے کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے اس اخبار نے یہ لکھا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے وہ زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے اور اس میں ہر عمل کے لیے ایک قانون اور ایک نمونہ موجود ہے، اس میں عبادت کا طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے لباس کی وضع قطع پر بھی گفتگو کی گئی ہے، آداب معاشرت کی تفصیلات بھی بیان کی گئی ہیں۔ حتی کہ کھانے، پینے، اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے، شادی بیاہ کرنے اور دوسرے تمام بشری تقاضوں کو پورا کرنے کی ہدایات بھی ذکر کی گئی ہیں۔

ایک جرمن اسکالر "زیجلنڈ اموریش" نے جرمن عورتوں کے اسلام قبول کرنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ

اسلام وہ تنہا مذہب ہے جو اخلاقی تعلیمات پر زور دیتا ہے اور جو بحیثیت انسان کے ایک دوسرے پر کچھ حقوق عائد کرتا ہے اور زندگی کے ہر پہلو کے لیے مستحکم ہدایات اور پختہ قوانین رکھتا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جرمن عورت اسلام کو اپنی ضرورت تصور کرتی ہے اس کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی مشکلات کا حل تلاش کرتی ہے۔

جرمن سے شائع ہونے والے اسی مشہور اخبار "دیر شپنیل" نے اسلام کے بارے میں مختلف جرمن مسلم عورتوں کے نقطہائے نظر پیش کیے ہیں، وہ لکھتا ہے۔

ایک نومسلمہ کا کہنا ہے کہ انسانی زندگی سے جتنا گہرا ربط اسلام کا ہے کسی اور مذہب کا نہیں ہے اور یہ کہ اسلام قبول کرنے کے بعد پہلی مرتبہ مجھے اپنے انسان ہونے کا احساس ہوا ہے۔

دوسری نومسلمہ نے پرزور الفاظ میں اسلامی تعلیمات پر اپنے عمل پیرا ہونے کا تذکرہ کیا وہ کہتی ہیں، میں فرائض کی پوری پابندی کرتی ہوں، جانماز اپنے ساتھ آفس میں رکھتی ہوں تاکہ ڈیوٹی کے دوران نماز ادا کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہ ہو اور نماز قضا نہ ہو سکے۔

ایک دوسری نومسلمہ نے اپنے اسلام قبول کرنے کی وجہ یہ بیان کی کہ جب ایک مسلمان داعی نے نہایت سادگی اور جذبہ ہمدردی کے ساتھ اسلام کی دعوت میرے سامنے پیش کی تو مجھے ان کی پیشکش کو رد کرنے کی کوئی وجہ نظر نہ آئی اور اسلام سے متعارف ہوتے ہی میں نے کامل صدق دل کے ساتھ اسلام قبول کرلیا۔

جرمن کی مشہور گلوکارہ جو اب مشرف بہ اسلام ہو کر تائب ہو چکی ہے۔ اور اپنے اسلام قبول کرنے کی وجہ ان الفاظ میں بیان کی ہے۔ وہ کہتی ہیں اسلام ہی وہ تنہا مذہب ہے جو عورت کی فطرت سے واقف، اس کے حقوق کا محافظ اور اس کے احترام کا ضامن ہے، اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے عورت کی راحت کی خاطر قوانین وضع کیے اور اس کو بربادی سے بچانے کے لیے ضابطے مقرر کیے۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ جرمن میں مسلمانوں کی آبادی ۲۰ لاکھ افراد پر مشتمل ہے اور اس طرح یہ یورپ میں دوسری مسلم اقلیت تصور کی جاتی ہے۔

موگادیشو، ۲۲ رمئی صومالیہ میں تعینات امریکی فوجیوں کی نامعلوم تعداد نے مذہب اسلام اختیار کرلیا ہے صبح کی اذان ہوئی اور آس پاس کے لوگوں نے اپنے جوتے اتار کر وضو کرنا شروع کر دیا اور پھر چھوٹی سی مسجد کی طرف روانہ ہوگئے یہ نظارہ وہاں تعینات امریکی فوجیوں کے لیے بہت عجیب و غریب ہے۔

حالانکہ دسمبر سے بین الاقوامی ریلیف پروگرام کے تحت امریکی فوجی مسلم صومالیہ میں کام کر رہے ہیں مگر ان میں سے اکثر و بیشتر کے لیے اسلامی تعلیمات اور عبادت کے طریقے ابھی بھی پر اسرار بنے ہوئے ہیں